بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم مولانا حسن سعید صفوی صاحب! سلام مسنون!!

مزاج عالی؟

قرآن وحدیث نے ہمیں ''صراط مستقیم'' کی رہنمائی فرمایا ہے، جس میں افراط کا موقع ہے نہ تفریط کی گنجائش۔ضروریات دین ،جن کا ثبوت قرآن کریم ۔یا۔حدیث متواتر قطعی الدلالت بالمعنی الاخص ۔یا۔اجماع قطعی بالمعنی الاخص سے ہوتا ہے، ان میں سے کسی کا بھی انکار کفر قطعی ویقینی ہے۔جس شخص کو کسی کے تعلق سے اس انکار کا ثبوت ،افواہ بازاری سے نہیں، بلکہ اپنے سماع ۔یا۔خبر متواتر سے مل جائے، اس شخص پر اس انکار کرنے والے کی تکفیر فرض ہے۔ یہاں تک کہ جو ایسے منکر کی تکفیر نہ کرے وہ بھی کافر ہے۔ اس پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے۔

اورضروریات اہل سنت ،جن کا ثبوت قرآن کریم ۔یا۔حدیث مشہور قطعی الدلالت بالمعنی الاعم ۔یا۔اجماع قطعی بالمعنی الاعم سے ہوتا ہے، ان میں کسی کا بھی انکار گمرہی ہے۔جس شخص کو کسی کے تعلق سے اس انکار کا ثبوت افواہ بازاری سے نہیں، بلکہ اپنے سماع ۔یا۔ خبر مشہور سے مل جائے، اس شخص پر اس انکار کرنے والے کو گمراہ سمجھنا ضروری ہے اس پر تمام اہل سنت کا اتفاق ہے۔

چودہویں صدی ہجری میں جس کی سب سے زیادہ تبلیغ واشاعت کا فریضہ امام احمد رضا بریلوی نے انجام دیا۔اس لیے یہ مسلک عرف میں ان کے نام سے موسوم ہوا۔ **الحمدللہ!** کہ فقیر محمد مطیع الرحمٰن رضوی اسی مسلک پر گامزن رہتے ہوئے حکم قرآنی:

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا واذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالّف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا (''ترجمہ) اور اللہ کی رسی مضبوط تھام لو سب مل کر، اور آپس میں پھٹ نہ جانا، اور اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو، جب تم میں بیر تھا اس نے تمہارے دلوں میں ملاپ کردیا۔ تو اس کے فضل سے تم آپس میں بھائی ہوگئے۔

پرعمل پیرا ہے اور تمام اہل سنت کو اپنا دینی بھائی سمجھتا ہے۔فروعی مسائل میں اختلاف؛ جیسے: قیام عندالفلاح ،اذان فی المسجد اور سماع بالمزامیر وغیرہ کو اس اخوت وبھائی چارگی کی راہ میں کبھی بھی حائل نہیں ہونے دیتا۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب میں نے ''سید سراواں'' حاضر ہونے کی دعوت پہلی بار منظور کی تھی ،تو بعض حضرات نے کچھ باتیں بتا کر مجھے اس سے باز رکھنے کی کوشش کی تھی۔مگر میں نے یہ سوچ کر کہ لیس الخبر کالمعاننہ، اُن کی بات اَن سُنی کردی تھی اور خدائی ارشاد فتبینوا کی تعمیل میں حاضر ہوگیا تھا۔ پھر جو کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اور حضرت شیخ کی زبانی سنا تھا، اس کے مطابق اپنا تاثر سپرد قرطاس کردیا تھا۔

پھر کچھ دنوں بعد مبارک پور جانا ہوا، تو وہاں کے استاذ محترم مولانا بدرعالم صاحب کے پاس حضرت شیخ کی وہ تحریر بھی دیکھی ،جس میں اکابر دیوبند کی کفری عبارات پر ان کی تکفیر کی گئی ہے۔اس لیے دوبارہ بھی حاضر ہوا اور کئی دنوں تک قیام کیا۔جس کی وجہ سے

Scanned by CamScanner

بہت سے وہ حضرات جو پہلے مجھ سے محبت وعقیدت کا رشتہ رکھتے تھے، برگشتہ ہو گئے۔ مگر میں نے جس کو حق سمجھا، اس کی پیروی میں کسی کے برگشتہ ہو جانے کی پرواہ نہ کی۔

سال گذشتہ جب طلاق ثلثہ کی ایک صورت اور اس کے بعد حلالہ کا مسئلہ موضوع بحث بنا اور مولانا ذیشان صاحب کے خیالات واٹ شاپ پر وائرل ہوئے، تو احباب نے اس تعلق سے میری توجہ مبذول کرائی۔ مگر میں نے واٹ شاپ پر اطمینان نہ کر کے رابطہ کیا اور حقیقت حال جاننی چاہی۔

مولانا ذیشان صاحب سے رابطہ نہ ہوسکا، تو مولانا مجیب الرحمن صاحب سے بات کی۔ انہوں نے بتایا کہ: یہ مولانا ذیشان صاحب کا نجی معاملہ تھا۔ خانقاہ نے بذریعہ اخبار اس سے برأت کا اظہار کر دیا ہے۔ برأت نامہ کی میری طلب پر انہوں نے 'جلد' ہی بھیجنے کا وعدہ فرمایا، مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ وہ 'جلد' ابھی تک نہیں ہوا ________________ کیا یہ، خاموشی کے ساتھ غیر مقلدیت کی راہ پر قدم رکھنا نہیں ہے؟

اب عزیزم مولانا امجد رضا نے ''مسئلہ اذان واقامت اک معتدل نظریہ'' کے بعض اقتباسات بھیجے ہیں، جن میں ''فتاوٰی رضویہ'' کو تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ بات صرف تنقید کی حد تک رہتی تو میں آج آپ کو یہ مکتوب لکھنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔ مگر ماتم تو اس کا ہے کہ ''مسئلہ اذان واقامت اک معتدل نظریہ'' میں نہ صرف کتابوں کی عبارتوں کے اختراعی مفہومات اخذ کئے گئے ہیں، بلکہ اس کے سہارے امام احمد رضا پر لعن وطعن کے جتنے تیر برسا سکتے تھے، برسا دیئے گئے ہیں۔ ملاحظہ ہو:

> جنہیں احیائے سنت کا شوق ہے وہ جمعہ کی دو اذانوں میں سے ایک اذان کو ہی سرے سے حذف ہونے کا بیڑا اٹھائیں الخ۔ ص ۵۳: بعض لوگ بین یدی الخطیب / المنبر کے لفظ سے دھوکا کھا جاتے ہیں یا دھوکا دیتے ہیں کہ اس سے مراد مواجہت ہے الخ۔ ص ۵۳/۵۴:...... ایسے شخص کا قبلہ تفقہ گم ہو گیا ہے۔ ایسے شخص کو چاہیئے کہ پہلے وہ مقاصد شریعت کو سمجھے اور پھر اس کی مشروعیت کا جائزہ لے اور عہد رسالت سے لے کر اب تک اس میں کس طرح کی تبدیلیاں ہوئی ہیں ان پر ایک نظر ڈالے تا کہ اسے مسئلہ کی پوری حقیقت سمجھ میں آجائے ورنہ امت کی اجتماعیت کو تار تار کرنے کے علاوہ اسے کچھ بھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ ص ۵۵: بعض حضرات یہ شوشہ بھی چھوڑتے ہیں کہ اذان ذکر خالص نہیں ہے لہٰذا اس کو مسجد میں دینا درست نہیں الخ۔ ص ۶۲

جب کہ دوسری جانب آپ نے ابتدائیہ میں تحریر فرمایا ہے::

> چھوٹے چھوٹے اور فروعی واستحبابی مسائل پر دست وگریباں ہونا، سب وشتم کا بازار گرم کرنا کوئی دانش مندی نہیں ہے۔ اہل سنت کی صفوں کو منتشر کرنے کے بجائے داخلی اتحاد کو مزید مضبوط کرنے کی طرف اپنی توجہ کو مرتکز کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمارے اصلی حریف کون ہیں؟ اسے سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اہل سنت اور اہل تصوف کے مخالفین کون لوگ ہیں جن کی کوششیں انسانیت کے لیے بھی آزار بنی ہوئی ہیں اور جو اسلام اور مسلمانوں کی رسوائی کا سامان فراہم کر رہے ہیں، ان کو پہچاننے کی ضرورت ہے اور ان کے خلاف بہت ہی

Scanned by CamScanner

سنجیدہ علمی اور تنظیمی کام کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم اپنی جماعتی قوت کو اپنے اصل حریف پر لگانے کے بجائے خود اپنی ہی جماعت میں غیر شعوری طور پر صرف کر رہے ہیں۔ اس فکر میں ہمیں تبدیلی لانے کی ضرورت ہے۔ جماعتی شیرازہ بندی کے خلاف کسی بھی سعی کو نامراد کرنے کی ضرورت ہے۔

اسی پر بس نہیں، بلکہ مولانا شہاب الدین کا وہ فتوی، جس میں انہوں نے اکابر علمائے دیوبند کو، ان کی کفریہ عبارتوں میں خاطی محض مان کر تکفیر کرنے والوں کا رد وابطال کرتے ہوئے ان کی مذمت کی ہے، آپ کے ہاں سے اسی فتوی کی زور شور کے ساتھ اشاعت کی جا رہی ہے ـــــــــــ. کیا اس کو مولانا شہاب الدین کے پردہ میں دیوبندیت کی حمایت و تبلیغ نہیں سمجھا جائے گا؟

اگر آپ یہ فرمائیں کہ یہ کچھ عام سے مولویوں کے عمل کا ردِ عمل ہے۔ تو عرض کروں گا کہ اگر تبرّائی شیعہ خلفائے ثلثہ کی شان میں گستاخی کریں، تو کیا جواباً آپ مولائے کائنات پر تبرّا کی اجازت دیں گے؟ یہ کہاں کا انصاف ہے کہ مقتدی کے جرم کی سزا مقتدا کو دی جائے؟

میں امید کرتا ہوں کہ ٹھنڈے دل سے اس پر غور فرمائیں گے اور حضرت شیخ سے مشورہ کے بعد پہلی فرصت میں مجھے جواب سے مطلع فرمانے کی زحمت گوارہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ تمام اہل سنت کو ایک و نیک بنا دے اور اسی پر ہمارا خاتمہ فرمائے۔ فقط خیر خواہ فقیر محمد مطیع الرحمن رضوی غفرلہ

Scanned by CamScanner